روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 3 مئی 2016ء 25 رجب 1437 ہجری 3 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 100

سارے مکاں اسی کے ہیں

جلوہ ہے ذرہ ذرہ میں دلبر کے حسن کا
سارے مکاں اسی کے ہیں وہ لامکاں نہیں
مشتاق ہے جہاں کہ سنے معرفت کی بات
لیکن حیا و شرم سے چلتی زباں نہیں
یا رب تری مدد ہو تو اصلاح خلق ہو
اٹھنے کا ورنہ مجھ سے یہ بار گراں نہیں

(حضرت مصلح موعود)

میں بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ دشمن کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ (حضرت مسیح موعود)

پہلے سے بڑھ کر دین کی تعلیم سیکھیں اور دوستوں اور ساتھیوں کو بھی بتائیں

سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور بنی نوع انسان کے ساتھ رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29/اپریل 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29/اپریل 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ میں جماعت احمدیہ پر لگنے والے بعض اعتراضات کا جواب دیا اور بتایا کہ جماعت سچے دل سے آنحضرت ﷺ کو سب سے اعلیٰ و افضل نبی یقین کرتی ہے اور آپ کی تعلیم پر عمل پیرا ہے اس کے سوا ہمارے پاس کوئی تعلیم نہیں حضور انور نے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے سے بڑھ کر دین سیکھیں اور ساتھیوں اور دوستوں کو بتائیں۔ہم دین کی سچی اطاعت کے قائل ہیں اور بدرسموں کو قبول نہیں کرتے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں ان غلطیوں کو مٹانے کے لئے آیا ہوں جو فیج اعوج کے زمانے میں پیدا ہو گئی تھیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض ایسے ارشادات اور واقعات بیان فرمائے جن میں آپ کی سیرت کے پہلو نمایاں اور اُجاگر ہوتے ہیں اور جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرنے والے تھے۔ایک دفعہ عبدالحق نامی ایک عیسائی سٹوڈنٹ بغرض تحقیق قادیان آیا۔اس نے حضرت مسیح موعود سے کہا کہ ایک عیسائی کے سامنے میں نے جب آپ کا نام لیا تو اس نے آپ کو گالی دی، مجھے بڑا ناگوار گزرا۔اس کی یہ بات سن کر حضرت مسیح موعود نے جواب دیا کہ مجھے تو گالیوں سے بھرے خطوط موصول ہوتے ہیں، اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں مگر مجھے ان گالیوں کی کوئی پرواہ نہیں کیونکہ ہمیشہ سے خدا تعالیٰ کے برگزیدوں اور راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا ہے۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے واقعات بھی بیان فرمائے۔ایک مریض کی عیادت کا واقعہ بیان کیا اور پھر فرمایا قبولیت دعا کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں دعا کی قبولیت کو اس وقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر اور اذن ہو۔ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرے، خدا تعالیٰ سے صلح کرلے، دنیا میں آنے کی غرض کو سمجھے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کرے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت ہوتا ہے۔دعا کی طرف توجہ کرنے کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی۔فرماتے ہیں کہ جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے۔فرمایا کہ توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے جب خدا کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔دعا کی قبولیت کیلئے خدا تعالیٰ کی بات کو ماننا اور اس کی عبادت ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف حقیقی دینی تعلیم کے مطابق راہنمائی فرمائی اور اپنا نمونہ قائم فرمایا۔آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور یہ عبادت کسی ذاتی غرض پر مبنی نہ ہو۔بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے۔فرماتے ہیں کہ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔دشمن کیلئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبویؐ ہے۔ہمیں اپنا کوئی ایسا دشمن نظر نہیں آتا جس کے لئے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔خدا تعالیٰ اس سے کہ کسی کو حقیقی طور پر ایذاء پہنچائی جائے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔خدا کی مخلوق کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہیئے۔ان سے محبت اور ہمدردی کرنی چاہیئے۔پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جن کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔یہ خلاصہ ہے ایسی تعلیم کا جو تخلقوا با خلاق اللّٰہ میں پیش کی گئی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے قرآنی تعلیم کو اپنانے اور اپنے اوپر لاگو کرنے کا حق ادا کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی اتباع میں اسی تعلیم اور اسی شریعت کو قائم کرنے کی آپ میں تڑپ تھی۔فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ہمیں اپنے عملی نمونے قرآن و سنت کے مطابق قائم کرنے کی توفیق اور آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبہ کا صحیح ادراک بھی ہمیں عطا فرمائے اور دین حق کی حقیقی تصویر ہم دنیا کو دکھانے والے ہوں۔آمین

40 نفلی روزوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7۔اکتوبر 2011ء کو دعاؤں اور عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی روزہ رکھنے کی تحریک فرمائی تھی۔حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ 12 فروری 2016ء کے خطبہ جمعہ میں چالیس نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔

’’چند سال ہوئے میں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدت آتی جا رہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چلائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت......نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2016ء)

ضرورت انسپکٹران مال

نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ایسے احباب جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں۔وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 مئی 2016ء تک نظامت مال وقف جدید کو بھجوائیں۔امیدوار کا کم از کم F.A 45 فیصد نمبروں کے ساتھ پاس ہونا ضروری ہے نیز سند اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی بھی درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

23 مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں بڑا اہم دن ہے۔ اس دن کی مناسبت سے جماعت میں یوم مسیح موعود کے جلسے ہوتے ہیں اور ہوئے جن میں جہاں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد اور آپ کی جماعت کے قیام اور اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی وہاں افراد جماعت نے شکر بھی ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسیح موعود کو اور مہدی معہود کو ماننے اور پہچاننے کی توفیق بخشی

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے آپ کی بعثت کی اغراض کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کی تاکید

23 مارچ کے روز ایک دوسرے کو اگر تو اس نیت سے مبارکبادیں دی تھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا اور اس بات کا شکر اور مبارکباد دی تھی کہ آپ کے ماننے سے ہم ان ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل ہو گئے جو دین کے مددگار اور اس کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں تو یقیناً یہ مبارکبادیں دینا ان مبارکباد دینے والوں کا حق تھا۔ اس میں کوئی حرج نہیں اور اس میں کوئی بدعت بھی نہیں

خلافت کے قدموں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں، جو بھی کرے گا وہ پھسل جائے گا۔ اپنی ذوقی بات کو افراد جماعت پر ٹھونسنے یا لاگو کرنے کی کوشش نہ کریں

مکرمہ محمودہ سعدی صاحبہ اہلیہ مکرم مصلح الدین سعدی صاحب (مرحوم) اور مکرم نورالدین چراغ صاحب ابن مکرم چراغ دین صاحب (مرحوم) کی نماز جنازہ حاضر اور مکرمہ سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباری صاحب تعلقدار کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 مارچ 2016ء بمطابق 25۔امان 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

دو دن پہلے 23 مارچ تھی۔ یہ دن جماعت احمدیہ میں بڑا اہم دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے جو ...... وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہوا ......۔ یا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اُس دن مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے اعلان کی اجازت دی جنہوں نے جہاں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے براہین و دلائل پیش کرنے تھے وہاں دین ...... کی برتری تمام ادیان پر کامل اور مکمل دین ثابت کرتے ہوئے ثابت کرنی تھی ....

پس آج ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس دن کی اہمیت ہے، جماعت میں اس دن کی اہمیت کے مدنظر یوم مسیح موعود کے جلسے بھی ہوتے ہیں اور آج سے دو دن پہلے بھی بہت سے جلسے ہوئے جن میں جہاں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقاصد اور آپ کی جماعت کے قیام اور اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی وہاں افراد جماعت نے شکر بھی ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں .... مسیح موعود کو اور مہدی معہود کو ماننے اور اسے سلام پہنچانے کی توفیق بخشی۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو ماننا جہاں خوشی اور شکر کا مقام ہے وہاں ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھاتا ہے۔ پس ہمیں ان ذمہ داریوں کی پہچان اور ان کی ادائیگیوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ہماری ذمہ داریاں ان کاموں کو آگے چلانا ہے جن کی ادائیگی کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ تبھی ہم ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو مان کر نئی زمین اور نیا آسمان بنانے والوں میں شامل ہونا تھا۔ پس ان ذمہ داریوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود کی طرف ہی دیکھنا ہو گا کہ آپ کی بعثت کے مقاصد کیا تھے اور ہم نے ان کو کس حد تک سمجھا ہے اور اپنے پر لاگو کیا ہے۔ اور ان کو آگے پھیلانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے یا کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور‘‘ دوسری بات کہ ’’سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور‘‘۔ پھر یہ کہ ’’دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ چوتھی بات یہ ’’اور روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور‘‘۔ پھر یہ کہ ’’خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ، نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے‘‘۔

پس اس اقتباس میں سات بنیادی اور اہم باتیں بیان کی گئی ہیں جو اس زمانے کی ضرورت ہے جس کا خلاصۃً اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے۔ اور جب آپ نے یہ فرمایا کہ اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ کے ماننے والے ان باتوں کو اپنے اندر پیدا کر کے (دین حق) کی خوبصورتی اور زندہ مذہب ہونے کو دنیا کو دکھائیں۔

پس ہمارا پہلا فرض اور سب سے بڑا فرض جو ہمارا بنتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے

مضبوط کریں۔ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کے دین سے تعلق اور محبت اور اخلاص میں بڑھیں۔ ....آپ کے مشن کے مطابق (دین حق) کی خوبصورت تعلیم اور اس کی سچائی ہم نے دنیا پر واضح کرنی ہے اور اس کے لئے ہمیں اپنے عملوں کو بھی نمونہ بنانا ہوگا۔ روحانیت میں بڑھنے کے نمونے بھی ہمیں قائم کرنے ہوں گے۔ اپنی نفسانی خواہشات کو دور کرنا ہوگا۔ دنیا کو دکھانا ہوگا کہ وہ خدا آج بھی اُسی طرح دعاؤں کو سنتا ہے اور اپنے خالص بندوں کو، اپنے فرستادوں کو جواب بھی دیتا ہے جس طرح پہلے دیتا تھا۔ اپنے خالص بندوں کے دلوں کی تسلی کے سامان بھی کرتا ہے۔ دنیا کو ہم نے بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، ختم ہونے والی ہے۔ صرف اُسی کی ذات ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ پس ہماری بقا اس واحد و یگانہ اور ہمیشہ رہنے والے خدا سے جڑنے میں ہی ہے۔

جب 23 مارچ کو ہم یوم مسیح موعود مناتے ہیں تو ہمیں ان باتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ یہ باتیں حضرت مسیح موعود دنیا میں پیدا کرنے آئے تھے اور ہم جو آپ کے ماننے والے ہیں کیا ہم میں یہ باتیں پیدا ہوگئی ہیں یا کیا ہم اس انقلاب کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پھر اور بہت سی جگہوں پر حضرت مسیح موعود نے اپنی بعثت کے مقصد اور غرض کی کچھ تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ آپ کے بعض اقتباسات میں پیش کرتا ہوں۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ''یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰہَ ...... ہے۔''

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

''اس بات کو بھی دل سے سنو کہ میرے مبعوث ہونے کی علت غائی کیا ہے۔ (غرض کیا ہے؟ بنیادی مقصد کیا ہے؟) میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف (دین حق) کی تجدید اور تائید ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں ....(دین حق) کی جو حالت اِس وقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزل کا نشانہ (-) ہو رہے ہیں ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ ان کی زبان ساتھ ہے تو دل نہیں ہے اور (دین حق) یتیم ہوگیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کی حمایت اور سرپرستی کروں اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے۔ کیونکہ اس نے فرمایا تھا اِنَّا نَحْنُ ...... (الحجر:10)۔'' ....

پھر ایک موقع پر بعثت مسیح موعود کے مقاصد بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ (-) کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے (-) ہوں جو (-) کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔ میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاق طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ ...... (المومنون:29)'' (یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھے ہوئے اور جھوٹے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔) فرمایا کہ ''کذاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دوکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ (انشاء اللہ) ''اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔ مخالفت کی میں پروا نہیں کرتا۔ میں اس کو بھی اپنے سلسلے کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔''

آج 127 سال ہونے کے بعد بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ ہیں اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ پس یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کے مقاصد کے حصول میں معاون بنائیں اور اس فیض سے حصہ پائیں جو آپ کی بعثت کا مقصد ہے جو آپ کے ماننے سے ملنا ہے۔ ورنہ جیسا کہ آپ نے فرمایا آپ کو ہم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی فرشتوں کے ذریعہ آپ کی مدد فرما کر آپ کے سلسلے کو ترقی دے سکتا ہے اور دیتا ہے۔

پھر اپنی بعثت کے مقصد کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو اُن درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔ خدا تعالیٰ کی غیرت اس وقت بڑی جوش میں ہے کہ قرآن شریف کی عزت کو ہر ایک خبیث دشمن کے داغ اعتراض سے منزہ و مقدس کرے۔ الغرض ایسی صورت میں کہ مخالفین قلم سے ہم پر وار کرنا چاہتے ہیں اور کرتے ہیں کس قدر بے وقوفی ہوگی کہ ہم ان سے لٹھم لٹھا ہونے کو تیار ہو جائیں۔ میں تمہیں کھول کر بتلاتا ہوں کہ ایسی صورت میں اگر کوئی (دین حق) کا نام لے کر جنگ و جدال کا طریق جواب میں اختیار کرے تو وہ (دین) کو بدنام کرنے والا ہوگا اور (دین حق) کا کبھی ایسا منشاء نہ تھا کہ بے مطلب اور بلا ضرورت تلوار اٹھائی جائے۔ اب لڑائیوں کی اغراض جیسا کہ مَیں نے کہا ہے فن کی شکل میں آ کر دینی نہیں رہیں بلکہ دنیوی اغراض ان کا موضوع ہوگیا ہے۔ پس کس قدر ظلم ہوگا کہ اعتراض کرنے والوں کو جواب دینے کی بجائے تلوار دکھائی جائے۔ اب زمانہ کے ساتھ حرب کا پہلو بدل گیا ہے۔ (جنگ کا جو پہلو تھا وہ بدل گیا ہے) اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں۔ راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے اور اگر (-) صرف قیل وقال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ لاف و گزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ (-) (النحل:129)۔''

پس یہ تقویٰ ہے جو ہم نے اپنے اندر پیدا کر کے (دین حق) کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتانی ہے۔ (-) کو بھی بتانا ہے کہ (دین حق) کا پھیلنا تقویٰ سے مشروط ہے۔ پس بجائے ظلم و تعدی میں بڑھنے کے تقویٰ پیدا کرو۔ تقویٰ میں بڑھو۔ یہ (دین حق) کے نام پر جو حملے ہوتے ہیں یہ (دین حق) کی حمایت نہیں ہے بلکہ یہ بدنامی کا ذریعہ ہے اور معصوموں کا قتل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذریعہ بن رہا ہے۔ گزشتہ دنوں میں بیلجیئم میں جو معصوموں کا قتل ہوا ہے، یہ دہشت گردی جو ہوئی ہے جس سے درجنوں معصوم قتل ہوئے ہیں اور سینکڑوں زخمی بھی ہوئے ہیں یہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں ہو سکتے اور اس زمانے میں جبکہ حضرت مسیح موعود نے کھل کر بتا دیا ہے کہ...... یہ حرکتیں خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث بن رہی ہیں اور اس زمانے میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں یہ پیغام پہنچا ہے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا یہ پیغام بڑا واضح ہے کہ اب دین کے لئے یہ جنگیں حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کے نام پر ظلم کرنے والوں یا (-) ہوتے ہوئے ظلم کرنے والوں کو عقل دے چاہے وہ حکومتیں ہیں یا گروہ ہیں کہ وہ زمانے کے امام کی آواز کو سنیں اور ظلموں سے باز آئیں اور اس حقیقی ہتھیار کو استعمال کریں جو اس زمانے میں مسیح موعود کو عطا فرمایا ہے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ''اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سَیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے (دین حق) پر جو شبہات وارد کیے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رُو

سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ مَیں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور (دینِ حق) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔ میں نے ایک وقت اُن اعتراضات اور حملات کو شمار کیا تھا جو (دینِ حق) پر ہمارے مخالفین نے کئے ہیں تو ان کی تعداد میرے خیال اور اندازے میں تین ہزار ہوئی تھی۔" آپ فرماتے ہیں "اور میں سمجھتا ہوں کہ اب تو تعداد اور بھی بڑھ گئی ہوگی"۔ اور فرمایا کہ "کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ (دینِ حق) کی بنا ایسی کمزور باتوں پر ہے کہ اس پر تین ہزار اعتراض وارد ہوسکتا ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے۔ یہ اعتراضات تو کوتاہ اندیشوں اور نادانوں کی نظر میں اعتراض ہیں۔ مگر میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے جہاں ان اعتراضات کو شمار کیا وہاں یہ بھی غور کیا ہے کہ ان اعتراضات کی تہہ میں دراصل بہت ہی نادر صداقتیں موجود ہیں جو عدم بصیرت کی وجہ سے معترضین کو دکھائی نہیں دیں اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آ کر اٹکا ہے وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔"

..........حقیقت وہی ہے جو (دینِ حق) لے کر آیا اور خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا کہ میں اس نور کو جو (دینِ حق) میں ملتا ہے اُن کو جو حقیقت کے جُویاں ہوں دکھاؤں۔ سچ یہی ہے کہ خدا ہے اور ایک ہے اور میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر انجیل اور قرآن کریم اور تمام صحف انبیاء بھی دنیا میں نہ ہوتے تو بھی خدا تعالیٰ کی توحید ثابت تھی کیونکہ اس کے نقوش فطرت انسانی میں موجود ہیں.............. یہ فضیلت اور فخر (دینِ حق) ہی کو ہے کہ ہر زمانہ میں تائیدی نشان اُس کے ساتھ ہوتے ہیں اور اِس زمانے کو بھی خدا نے محروم نہیں رکھا۔ مجھے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے کہ ان تائیدی نشانوں سے جو (دینِ حق) کا خاصہ ہے اِس زمانے میں (دینِ حق) کی صداقت دنیا پر ظاہر کروں۔ مبارک وہ جو ایک سلیم دل لے کر میرے پاس حق لینے کے لئے آتا ہے اور پھر مبارک وہ جو حق دیکھے تو اس کو قبول کرتا ہے۔"

......مگر اس چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کرکے بھیجا تا کہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں (-) میں پیدا ہوگئی ہیں ان کو دُور کروں اور (دینِ حق) کی حقیت دنیا پر ظاہر کروں اور بیرونی طور پر جو اعتراضات (دینِ حق) پر کئے جاتے ہیں ان کا جواب دوں اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں.............."

ایک موقع پر ضرورت مسیح کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ۔

حضرت اقدس مسیح موعود اپنی صداقت پر چار قسم کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"اوّل عربی دانی کا نشان ہے اور یہ اس وقت سے مجھے ملا ہے جب سے کہ (-) نے یہ لکھا کہ یہ عاجز عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں جانتا۔ حالانکہ ہم نے کبھی دعویٰ بھی نہیں کیا تھا کہ عربی کا صیغہ آتا ہے۔ جو لوگ عربی املاء اور انشاء میں پڑے ہوئے ہیں وہ اس کی مشکلات کا اندازہ کر سکتے ہیں اور اس کی خوبیوں کا لحاظ رکھ سکتے ہیں۔" آپ فرماتے ہیں کہ "مولوی صاحب (مولوی عبدالکریم صاحب سے مراد تھی) شروع سے دیکھتے رہے ہیں کہ کس طرح پر اللہ تعالیٰ نے اعجازی طور پر مدد دی ہے۔ بڑی مشکل آکر یہ پڑتی ہے جب ٹھیٹھ زبان کا لفظ مناسب موقع پر نہیں ملتا۔ اُس وقت خدا تعالیٰ وہ الفاظ القاء کرتا ہے۔ نئی اور بناوٹی زبان بنا لینا آسان ہے مگر ٹھیٹھ زبان مشکل ہے۔ پھر ہم نے ان تصانیف کو بیش قرار انعامات کے ساتھ شائع کیا ہے اور کہا ہے کہ تم جس سے چاہو مدد لے لو اور خواہ اہل زبان بھی ملا لو۔ مجھے خدا تعالیٰ نے اس بات کا یقین دلا دیا ہے کہ وہ ہرگز قادر نہیں ہو سکتے.............."

دوسرا یہ ہے کہ "دعاؤں کا قبول ہونا۔ میں نے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے کہ کس قدر کثرت سے میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ ایک ایک لفظ پر دعا کی ہے.............

تیسرا نشان پیشگوئیوں کا ہے یعنی اظہار علی الغیب۔ یوں تو نجومی اور رمال لوگ بھی اٹکل بازیوں سے بعض باتیں ایسی کہہ دیتے ہیں کہ ان کا کچھ نہ کچھ حصہ ٹھیک ہوتا ہے اور ایسا ہی تاریخ ہم کو بتلاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی کاہن لوگ تھے جو غیب کی خبریں بتلاتے تھے۔ چنانچہ سطیح بھی ایک کاہن تھا مگر ان اٹکل باز رمالوں اور کاہنوں کی غیب دانی اور مامور من اللہ اور ملہم کے اظہار غیب میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ملہم کا اظہار غیب اپنے اندر الٰہی طاقت اور خدائی ہیبت رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے صاف طور پر فرمایا ہے لَا یُظْھِرُ ...... (الجن:28)۔ یہاں اظہار کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کے اندر ایک شوکت اور قوت ہوتی ہے۔

چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق اور معارف کا ہے کیونکہ معارف قرآن اس شخص کے سوا اور کسی پر نہیں کھل سکتے جس کی تطہیر ہو چکی ہو۔...... (الواقعة:80)۔ میں نے کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرے مخالف بھی ایک سورۃ کی تفسیر کریں اور میں بھی تفسیر کرتا ہوں۔ پھر مقابلہ کر لیا جاوے مگر کسی نے جرأت نہیں کی۔ ....

غرض یہ چار نشان ہیں جو خاص طور پر میری صداقت کے لیے مجھے ملے ہیں۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب لکھتے ہیں۔ 17۔ اگست 1899ء کو انہوں نے تحریر کیا کہ "چند روز ہوئے بریلی سے ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ وہی مسیح موعود ہیں جس کی نسبت رسول خدا (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے احادیث میں خبر دی ہے؟ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر آپ اس کا جواب لکھیں۔ (مولوی عبدالکریم صاحب خطوں کا جواب دیا کرتے تھے، کہتے ہیں کہ) میں نے معمولاً رسالہ "تریاق القلوب" سے دو ایک ایسے فقرے جو اس کا کافی جواب ہو سکتے تھے لکھ دئے۔ وہ شخص اس پر قانع نہ ہوا" (تسلی نہیں ہوئی)" اور پھر مجھے مخاطب کرکے لکھا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب خود اپنے قلم سے قسمیہ لکھیں کہ آیا وہ وہی مسیح موعود ہیں جس کا ذکر احادیث اور قرآن شریف میں ہے؟ میں نے شام کی نماز کے بعد دوات قلم اور کاغذ حضرت کے (حضرت مسیح موعود کے) آگے رکھ دیا اور عرض کیا کہ ایک شخص ایسا لکھتا ہے۔ حضرت (صاحب) نے فوراً کاغذ ہاتھ میں لیا اور یہ چند سطریں لکھ دیں۔" حضرت مسیح موعود نے لکھا کہ:

"میں نے پہلے بھی اِس اقرار مفصل ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں اُس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن احادیثِ صحیحہ میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں...... الراقم مرزا غلام احمد...... 17/ اگست 1899ء"۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ "اس ذکر سے میری دو غرضیں ہیں۔ ایک یہ کہ اپنی جماعت کا ایمان بڑھے اور انہیں وہی ذوق اور سرور حاصل ہو جو یہاں کے خوش قسمت حاضرین کو اس گھڑی حاصل ہوا اور انہوں نے سچے دل سے اعتراف کیا کہ ان کو نیا ایمان ملا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ منکرین اور بدظن اس علی بصیرت قسم پر ٹھنڈے دل سے غور کریں............"

پھر افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جاویں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو کہ ضرورت اسی کی ہے۔" (یعنی یہ سمجھو کہ تزکیہ نفس کیا چیز ہے پھر اپنے اوپر لاگو بھی کرو۔)" ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثہ کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دُور ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اور ہوں۔" آپ فرماتے ہیں: "میں پھر کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں نہیں رہ کر کوئی یہ نہ سمجھے کہ مَیں اَور ہو گیا ہوں، اُسے فائدہ نہیں پہنچتا۔" فرمایا "فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے تو کچھ بات ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔"

پھر آپ نے فرمایا کہ "اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔" (آپ نے (-) کو مخاطب کرکے فرمایا۔)" وہ وقت تم نے پا لیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مَیں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے مَیں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔...... یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا۔ اور وہ اترنا روحانی طور پر

تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے..........‘‘

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آنے والے مسیح موعود کو مان لیا اور بیعت کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کا عہد کیا اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو شکر کے سجدات بجالانے والے ہیں نہ کہ نظریں پھیر کر گزر جانے والے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل اور احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا جب مسیح موعود کا ظہور ہوا اور (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوا اور وہ اندھیرا زمانہ گزر گیا جس میں پہلے لوگ پڑے ہوئے تھے۔ وہ زمانہ جو (دین حق) کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ تھا ہم اس میں پیدا ہوئے جس کے انتظار میں بیشمار سعید روحیں اس دنیا سے چلی گئیں۔ حضرت مسیح موعود نے ہمیں اس خدا سے ملایا جو زندہ خدا ہے۔ جو آج بھی سنتا ہے اور بولتا ہے جیسے پہلے سنتا اور بولتا تھا۔ پس ہمیں شکر گزاری کرنی چاہئے۔

اس ضمن میں ایک بات اور بھی کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ دنوں 23 مارچ کے حوالے سے بعض لوگ جو آجکل طریقہ ہے ایک دوسرے کو masseges کے ذریعہ سے فون پہ، واٹس ایپ (WhatsApp) وغیرہ پہ مبارکبادیں دے رہے تھے۔ اگر تو اس نیت سے مبارکبادیں دی تھیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مانا اور اس بات کا شکر اور مبارکباد تھی کہ آپ کے ماننے سے ہم ان ہدایت یافتہ (-) میں شامل ہو گئے جو دین کے مددگار اور اس کی خوبیوں کو دنیا میں پھیلانے والے ہیں تو یقیناً یہ مبارکبادیں دینا ان مبارکباد دینے والوں کا حق تھا۔ اس میں کوئی حرج نہیں اور اس میں کوئی بدعت بھی نہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ ان مبارکباد دینے والوں کو ایک صاحب نے انہی پیغاموں میں اپنے پیغام کے ذریعہ سے ایک بڑا سخت قسم کا خط لکھ کر سختی سے روکا اور کہا کہ اس طرح تم لوگ بدعات میں پڑ جاؤ گے جیسا کہ باقی (-) پڑ گئے ہیں۔ حیرت ہے ان صاحب پر جو میرے خیال میں دینی علم بھی رکھتے ہیں اور نظام کا بھی ان کو پتا ہے۔ وہ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تم بدعات میں پڑ جاؤ گے۔ باقی (-) کے پاس خلافت کی نعمت نہیں ہے جو کہ احمدیوں کے پاس حضرت مسیح موعود کے ماننے کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی غلط بات یا بدعت پیدا ہوتی نظر آئے گی تو اگر خلافت صحیح ہے اور خلافت حقہ ہے تو اسے خود ہی انشاء اللہ تعالیٰ روک لے گی۔ پھر اس طرف بھی دیکھنا چاہئے کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ بھی ہے۔ لوگوں کی نیتوں پہ شبہ نہیں کرنا چاہئے۔ کسی نے نیک نیتی سے دی ہوں گی۔ پس ان صاحب کو بھی خلافت کی ڈھال کے پیچھے رہتے ہوئے بات کرنی چاہئے تھی۔ خلافت کے قدموں سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں۔ یہ یاد رکھیں جو بھی کرے گا وہ پھسل جائے گا۔ ایک اکائی رکھیں۔ اپنی ذوقی بات کو افراد جماعت پر ٹھونسنے یا لاگو کرنے کی کوشش نہ کریں۔ ایسے لوگوں کے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ یہ تو ایک ایسی چیز نہیں ہے کہ جو انتہائی غلط ہو لیکن بعض بدعات جو (-) میں جاری ہیں ان کے بارے میں بھی حضرت مسیح موعود کا کیا نقطۂ نظر تھا۔ حضرت مسیح موعود سے ایک دفعہ قضائے عمری جو جمعۃ الوداع پر گزشتہ چھوڑی ہوئی نمازیں لوگ پڑھتے ہیں۔ چھوڑی ہوئی ساری نمازیں جمعۃ الوداع پر پڑھ لیتے ہیں یا جمعۃ الوداع پڑھ کر سمجھتے ہیں کہ نمازیں معاف ہو گئیں۔ ...... مگر فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص حضرت علیؓ کے زمانے میں ......؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس آیت کے نیچے ملزم نہ بن جاؤں کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ ...... (العلق:10-11) حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہاں اگر کسی نے عمداً نماز اس لئے ترک کی ہے کہ قضائے عمری کے دن پڑھ لوں گا تو اس نے ناجائز کیا ہے اور اگر ندامت کے طور پر تدارکِ مافات کرتا ہے تو پڑھنے دو۔ کیوں منع کرتے ہو۔ آخر دعا ہی کرتا ہے۔ ہاں اس میں پست ہمتی ضرور ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دیکھو منع کرنے سے کہیں تم بھی اس آیت کے نیچے نہ آ جاؤ۔

پس جنہیں فتوے کا حق تھا وہ تو اس قدر محتاط تھے لیکن یہ صاحب مبارکباد دینے پر ہی بے انتہا انذار کی خبریں دے رہے ہیں اور فتوے دے رہے ہیں۔ اگر ان کے دل میں کچھ تحفظات تھے تو انہیں چاہئے تھا کہ مجھے لکھتے اور اگر روکنا تھا تو یہ خلیفۂ وقت کی ذمہ داری ہے کہ خود روکے یا جماعتی نظام کے ذریعہ سے روکے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں کچھ جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ دو جنازے حاضر ہیں۔ ایک جنازہ مکرمہ محمودہ سعدی صاحبہ کا ہے جو مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 22/مارچ کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے (-)۔ مصلح الدین سعدی صاحب جن کی یہ اہلیہ تھیں وہ مکرم عبدالرحیم صاحب درد کے بھائی تھے جو امام (بیت) فضل رہے ہیں اور انہوں نے یہاں بڑا کام کیا ہے۔ سعدی صاحب کی وفات 1965ء میں ہو گئی تھی۔ مرحومہ نے 41 سال کا بیوگی کا لمبا عرصہ بڑے صبر شکر سے گزارا۔ ان کے ایک بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں وہاں اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر بھی کام کرتے رہے ہیں۔ یہ صاحبزادے بھی وفات پا چکے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے جلال الدین اکبر صاحب یہاں ہیں جو یوکے میں نائب سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کرتے رہے ہیں۔ مرحومہ کو خلافت سے بڑا تعلق اور عقیدت تھی۔ (دعوت الی اللہ) کا شوق، قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا شوق، دعا گو اور صابرہ اور شاکرہ تھیں۔ گزشتہ چھ سال سے کافی بیمار تھیں اور بیماری کو بھی بڑے صبر اور شکر سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں ہمیشہ وفا کے ساتھ اور اخلاص کے ساتھ احمدیت کو قائم رکھے۔

دوسرا جنازہ نورالدین چراغ صاحب کا ہے جو چراغ دین صاحب مرحوم قادیان کے بیٹے تھے۔ 15 مارچ کو 45 سال کی عمر میں ان کو دل کا دورہ پڑا اور وفات پا گئے ......۔ ان کا تعلق بھی قادیان سے تھا۔ دس سال سے زائد عرصہ سے یوکے میں مقیم تھے۔ طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ ان کی بہن لکھتی ہیں کہ بچپن سے انہوں نے غربت دیکھی تھی اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے انہیں رزق عطا فرمایا تو لالچ نہیں پیدا ہوا بلکہ بہت سے لوگوں کی مالی مدد کرتے تھے۔ ان کی ایک ڈائری ملی ہے جس میں 47 لوگوں کا ذکر ہے جن کی آپ باقاعدگی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ ایک غیر احمدی نے بھی ان کی بڑی تعریف کی ہے کہ بڑے سچے اور فرشتہ صفت تھے۔ نمازوں کے پابند، خلافت سے انتہائی درجہ تعلق رکھنے والے، بزرگان سلسلہ کا احترام کرنے والے نوجوان تھے۔ مرحوم کی والدہ اور باقی فیملی قادیان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور خاص طور پر ان کی والدہ کو اللہ تعالیٰ سکون دے۔

ایک جنازہ غائب ہے جو سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباری صاحب تعلقدار بنگالی کا ہے۔ یہ 20 مارچ کو 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں ......۔ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ یہ بہار میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد سید موسیٰ رضا بھاگل پور بہار کے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں ان کے والد نے 15 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ پھر ان کی شادی عبدالباری صاحب تعلقدار سے ہو گئی اور مشرقی پاکستان چلی گئیں۔ تقسیم ہندوستان کے بعد یہ لوگ وہاں چلے گئے۔ عبدالباری صاحب نے 1946ء میں حضرت مصلح موعود کے زمانے میں بیعت کی تھی۔ بنگلہ دیش کے قیام کے بعد پھر یہ لوگ ربوہ منتقل ہو گئے اور 20 سال سے زائد عرصہ ان کے خاوند باری صاحب نے، فضل عمر ہومیو پیتھک ڈسپنسری میں کام کیا جو وقف جدید کے تحت چل رہی تھی۔ یہاں آپ کے بیٹے عبدالخالق صاحب بنگالی ہیں جو اپنے حلقے میں کافی جانے جاتے ہیں۔ جماعت میں کافی خدمت کرتے ہیں۔ عبدالباری صاحب نے اپنے بچوں کو اردو سکھانے کے لئے اپنی بیوی سمیت ربوہ بھجوا دیا تھا اور وہاں بنگلہ دیش میں (یہ اس وقت مشرقی پاکستان تھا) بڑے اچھی آسائش کی زندگی گزار رہی تھیں اور نوکر چاکر موجود تھے لیکن بچوں کی خاطر اور تربیت کی خاطر یہ لوگ ربوہ آ گئے اور پھر یہیں رہے تاکہ اردو سیکھیں اور جماعت کا زیادہ پتا لگے اور خلافت کے قریب رہیں۔ اس لحاظ سے انہوں نے بڑی قربانی دی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے لئے انہوں نے قربانی دی اور ربوہ میں آ کر رہیں۔ یہ تین جنازے انشاء اللہ جیسا کہ میں نے کہا ابھی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123011 میں شازیہ منور

زوجہ منور احمد لون قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/2 دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ منور گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خاان ولد میاں فیروزالدین گواہ شد نمبر 2۔ مقبول احمد ناصر ولد چوہدری محمد دین

مسل نمبر 123012 میں یاسر احمد

ولد محمد یوسف قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ghugh 5 ضلع و ملک Jhang Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ یاسر احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمد انعام بٹ ولد حبیب احمد بٹ گواہ شد نمبر 2۔ ناصر احمد ولد یوسف احمد

مسل نمبر 123013 میں طاہر احمد

ولد طارق محمود طاہر قوم راجپوت پیشہ پرئیویٹ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد گواہ شد نمبر 1۔ ڈاکٹر مقبول احمد ملک ولد ملک محمد عبداللہ مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ ملک شہباز احمد ولد السمع احمد ملک

مسل نمبر 123014 میں رشدہ منیر

زوجہ منیر احمد چوہدری مرحوم قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع و ملک اسلام آباد پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 7 تولہ پاکستانی روپے (2) حق مہر 25 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 13 ہزار روپے ماہوار بصورت Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رشدہ منیر گواہ شد نمبر 1۔ فائق احمد ولد ظہور احمد طاہر گواہ شد نمبر 2۔ منیب احمد ولد منیر احمد چوہدری

مسل نمبر 123015 میں امینہ بیگم

زوجہ چوہدری محمد حنیف قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امینہ بیگم گواہ شد نمبر 1۔ ظفراللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم رشید گواہ شد نمبر 2۔ سعود احمد ولد چوہدری محمد حنیف

مسل نمبر 123016 میں سامعہ مبارک

بنت مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/10 دارالعلوم غربی ثنا ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سامعہ مبارک گواہ شد نمبر 1۔ سجاد احمد خالد ولد شیخ عبدالعزیز گواہ شد نمبر 2۔ شاہد احمد چیمہ ولد مبارک احمد چیمہ

مسل نمبر 123017 میں صائمہ محمود

بنت محمود احمد قوم...... پیشہ درزی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/8 دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ محمود گواہ شد نمبر 1۔ عتیق احمد ولد حبیب الرحمٰن گواہ شد نمبر 2۔ نوید احمد خاں ولد محمود احمد خاں

مسل نمبر 123018 میں وھب مبارک

ولد مبارک احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/10 دارالعلوم غربی ثناء ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وھب احمد گواہ شد نمبر 1۔ مبارک احمد ولد محمد عارف گواہ شد نمبر 2۔ محمود احمد ولد جمعہ خان

مسل نمبر 123019 میں مرتاض احمد کمال

ولد ڈاکٹر ادریس احمد قوم...... پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مرتاض احمد کمال گواہ شد نمبر 1۔ ڈاکٹر ادریس احمد ولد سلطان احمد گواہ شد نمبر 2۔ بدر احمد جمال ولد ڈاکٹر ادریس احمد

مسل نمبر 123020 میں ماہدہ الیاس

بنت الیاس احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Karundi ضلع و ملک خیرپور پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماہدہ الیاس گواہ شد نمبر 1۔ محمد رضاء اللہ چانڈیو ولد محمد اسداللہ چانڈیو گواہ شد نمبر 2۔ ماسٹر عبدالرشید ولد دین محمد

مسل نمبر 123021 میں شبانہ قدسیہ

زوجہ طارق جاوید قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dera Ghazi Khan ضلع و ملک Dera Ghazi Khan Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 1 تولہ پاکستانی روپے (2) حق مہر 2 لاکھ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شبانہ قدسیہ گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد شاہد ولد عطاء محمد گواہ شد نمبر 2۔ طارق جاوید ولد شملہ خان

مسل نمبر 123022 میں طارق جاوید

ولد شملہ خان قوم بلوچ پیشہ ملازمتیں عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dera Ghazi Khan ضلع و ملک Dera Ghazi Khan Pakistan بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 21 ہزار روپے ماہوار بصورت سروس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طارق جاوید گواہ شد نمبر 1۔ محمد احمد شاہد ولد عطاء محمد گواہ شد نمبر 2۔ منیر فرحت ولد اللہ ڈیوایا

مسل نمبر 123023 میں ثریا بیگم

زوجہ ظفر اقبال قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 79 شمالی ضلع و ملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذریعہ زیور 1 تولہ 9 گرام پاکستانی روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثریا بیگم گواہ شد نمبر 1۔ اکبر علی باجوہ ولد غلام قادر گواہ شد نمبر 2۔ محمد عبداللہ ولد بشیر احمد

مسل نمبر 123024 میں شفقت شاہد

زوجہ شاہد عمران قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/9 دارالنصر غربی اقبال ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) 3.5 تولہ 1 لاکھ 35 ہزار روپے (2) حق مہر 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شفقت شاہد گواہ شد نمبر 1۔ شاہد عمران ولد فتح محمد گواہ شد نمبر 2۔ رضوان احمد ولد محمد افضل

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

کھانسی کا علاج شہد

اللہ تعالیٰ سورۃ نحل میں فرماتا ہے۔

''اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں میں چڑھاتے ہیں گھر بنا۔

پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے رب کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔'' (النحل 19 تا 20)

تاریخ میں شہد کو مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور اس دور میں بھی شہد کے اجزاء کو انفیکشن کو کنٹرول کرنے کے لئے، زخموں پر مرہم کے طور پر استعمال کرنے کے لئے اور anti oxidant خصوصیات کے لئے استعمال کرنے پر تحقیقات ہوتی رہی ہیں۔ تحقیق کے مطابق شہد جراثیم پر اس لئے اثر کرتا ہے کیونکہ اس کے استعمال کے بعد جسم کے خلیے Cytokines پیدا کرتے ہیں اور شہد میں anti oxidant خواص اس لئے پائے جاتے ہیں کہ اس میں Phenolic Compound پائے جاتے ہیں۔

لیکن گزشتہ چند سالوں کے دوران شہد کی ایک اور افادیت کے بارے میں ٹھوس تحقیقات سامنے آئی ہیں اور یہ افادیت شہد کی اس خاصیت کے بارے میں ہے کہ اس کے ذریعہ کھانسی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ یوں تو کھانسی کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ مختلف بیماریوں کی ایک علامت ہے۔ اگر نمونیا ہے تو مریض کو کھانسی ہوگی، اگر کان میں یا گلے میں انفیکشن ہے تو اس کے نتیجہ میں بھی مریض کو کھانسی ہوگی۔ بظاہر یہ ایک معمولی علامت ہے لیکن اس پر قابو پانے کے لئے ہر سال دنیا بھر کے مریض اربوں ڈالر خرچ کرتے ہیں۔

لیکن وقت کے ساتھ یہ تحقیقات سامنے آتی رہیں کہ جو ادویات کھانسی کے علاج کے لئے دنیا میں استعمال ہو رہی ہیں ان پر جب تحقیق کی گئی تو یہ بات سامنے آئی کہ ان کے نتائج ایسے نہیں کہ انہیں معیاری کہا جا سکے۔ کھانسی کے علاج کے لئے عموماً سب سے زیادہ Dextmethorphan کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جب مریضوں پر یہ تجربات کئے گئے کہ کچھ مریضوں کو جنہیں کھانسی کی تکلیف تھی یہ دوائی دی گئی اور کچھ کو محض ایک شربت دیا گیا جس میں کوئی دوائی شامل نہیں تھی نہ مریضوں کو یہ معلوم تھا کہ کن مریضوں کو یہ دوائی دی جا رہی ہے اور کن مریضوں کو محض خالی شربت پلایا جا رہا ہے اور نہ نتائج جمع کرنے والے ڈاکٹروں کو جب وہ نتائج مرتب کر رہے تھے اس بات کا علم تھا۔ البتہ ہر شیشی پر نمبر دیا گیا تھا اور ریکارڈ محفوظ تھا کہ کس شیشی میں دوائی تھی اور کس میں محض خالی شربت۔ جب نتائج کا اس ریکارڈ سے موازنہ کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ خالی شربت پینے والے مریضوں کو تقریباً اتنا ہی فائدہ ہوا تھا جتنا دوائی لینے والے مریضوں کو ہوا تھا۔ اب اس امر سے اس دوائی کی افادیت پر ہی سوالیہ نشان آ گیا۔ کم از کم یہ بات سامنے آئی کہ اس دوائی سے کھانسی کی علامت پر مطلوبہ معیار کے اثرات سامنے نہیں آ رہے تھے۔

اس کے بعد لازماً ایسے علاج کی تلاش شروع ہونی تھی جس کے استعمال سے کھانسی کی علامت کو خاطر خواہ فرق پڑے۔ اس غرض کے لئے امریکہ میں پنسلوینیا (Pennsylvania) کی سٹیٹ یونیورسٹی کے کالج آف میڈیسن میں ایک تحقیق کی گئی۔ اس غرض کے لئے ان مریضوں کا انتخاب کیا گیا جو کہ اس کالج کے تدریسی ہسپتال میں Upper Respiratory Infection کے علاج کے لئے آئے تھے اور ان کو کھانسی کی تکلیف موجود تھی۔ اس غرض کے لئے ایک سال سے لے کر 18 سال کے عمر کے مریضوں کا انتخاب کیا گیا۔ اس تحقیق میں ان مریضوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا جن کو نمونیا یا دمہ کی تکلیف تھی۔

اس تحقیق میں شامل ہونے والے مریضوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک گروپ کو Dextmethorphan دوائی کی ایک خوراک دی گئی، ایک گروپ کو شہد کی ایک خوراک دی گئی اور تیسرے گروپ کو کچھ نہیں دیا گیا۔ اس تحقیق میں استعمال ہونے والا شہد Buckwheat سے حاصل کیا گیا تھا اور پھر ایک سوالنامہ کے ذریعہ اس بات کا تجزیہ کیا گیا کہ ہر مریض کی کھانسی کو کتنا فرق پڑا ہے یا کوئی افاقہ نہیں ہوا یا کھانسی پہلے سے بھی شدید ہو گئی۔ اس تحقیق میں 105 مریض شامل ہوئے۔ ہر گروپ میں تقریباً ایک تہائی مریض شامل کئے گئے۔ جہاں تک کھانسی کے بار بار ہونے کا تعلق ہے تو سب سے زیادہ افاقہ ان مریضوں کو پڑا جو شہد استعمال کر رہے تھے، اس کے بعد ان مریضوں کو فرق پڑا جو کہ Dextmethorphan استعمال کر رہے تھے اور سب سے کم فرق ان مریضوں کو پڑا جو کہ کچھ بھی استعمال نہیں کر رہے تھے۔ اس طرح جہاں تک کھانسی کی شدت کا تعلق ہے تو شہد استعمال کرنے والوں کی کھانسی کی شدت کو سب سے زیادہ فرق پڑا اور پھر Dextmethorphan استعمال کرنے والوں کو اور جن مریضوں نے کچھ استعمال نہیں کیا تھا ان کی کھانسی کی شدت سب سے زیادہ رہی۔ دوسرے دن بھی شہد استعمال کرنے والے مریض سب سے زیادہ بہتر رہے۔ جہاں تک بچوں کی نیند کا تعلق ہے تو والدین کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق شہد استعمال کرنے والے بچوں کی نیند سب سے زیادہ بہتر رہی۔ اس تحقیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ایک سال سے زیادہ عمر کے بچوں میں کھانسی کی علامت کے لئے شہد کا استعمال مذکورہ دوائی سے زیادہ موثر رہا۔ لیکن ایک سال سے کم عمر مریضوں کے لئے شہد تجویز نہیں کیا جاتا۔

(Archives of Pediatric and Adolecsent Medicine nov 2007
Effect of Honey Dextmethorphan and no treatment on Nocturnal Cough and cough Quality for coughing children and their parents.)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تربیتی پروگرام

۞ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ لکھتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ کو سالانہ اجتماع منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ یہ اجتماع 16 اور 17 / اپریل 2016ء کو بیت الحمد کوئٹہ میں منعقد ہوا۔ کل 42 علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں اطفال اور خدام نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 17 / اپریل 2016ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں مرکز کی طرف سے مکرم مہتمم صاحب تحریک جدید نے شمولیت اختیار کی۔ انہوں نے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم سعود احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل غربی فضل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب دارالفضل غربی فضل ربوہ بوجہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خالی آسامیاں

۞ ایسے احمدی خدام جو آئی ٹی اور وڈیو گرافی / ایڈیٹنگ میں مہارت رکھتے ہوں اور طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف صدر صاحب محلّہ / امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ خاکسار کو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ بیرون ممالک سے درخواستیں بذریعہ فیکس بھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔

فیکس نمبر: 00 92 47 6213091

فون نمبر: 00 92 47 6212685

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

شکریہ احباب

۞ مکرم عطاء الحمید ہمایوں صاحب اکاؤنٹنٹ شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم محمد اشرف صاحب آف دارالعلوم شرقی نور ربوہ بقضائے الٰہی مورخہ 22 / اپریل 2016ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم تقریباً عرصہ دو سال سے گردوں اور شوگر کے عوارض میں مبتلا تھے۔ خاکسار اور میری فیملی تمام احباب کی بیحد شکر گزار ہے جنہوں نے فرداً فرداً گھر آ کر تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم منور احمد نعیم صاحب ترکہ مکرم راجہ فضل الٰہی صاحب)

۞ مکرم منور احمد نعیم صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم راجہ فضل الٰہی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6 بلاک نمبر 8 محلّہ دارالصدر شمالی ربوہ برقبہ 2 کنال میں سے 1 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسار اکیلا وارث ہے اس لئے یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم منور احمد نعیم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797798 ☆ 0333-9797797
047-6212399 ☆ 047-6211399

تاریخ عالم 3 مئی

1918ء۔ حضرت مصلح موعود نے علالت کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ پر بمبئی کا سفر فرمایا اور 15 جون تک وہاں قیام رہا۔

1937ء۔ آج کے دن مشہور زمانہ ناول Gone With the Wind نے Pultitzer انعام جیتا۔ اس ناول کے 30 ملین نسخے فروخت ہو چکے ہیں، 2014ء کے ایک سروے کے مطابق یہ ناول امریکہ میں بائبل کے بعد سب سے زیادہ مقبول کتاب ہے۔

1939ء۔ برصغیر پر برطانوی راج کے دور کے معروف رہنما سوبھاش چندر بھوس نے آل انڈیا فارورڈ بلاک بنانے کا اعلان کیا۔

1947ء۔ جاپان میں جنگ عظیم دوم میں ایٹمی حملوں اور شکست کے بعد نئے آئین پر عمل درآمد شروع ہوا۔ جاپان میں ہر سال اس یادگار دن کی تقریبات منائی جاتی ہیں۔

☆ آج صحافتی آزادی کا عالمی دن ہے۔

درخواست دعا

مکرم ظہیر احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی سحرش ظہیر بعمر 16 سال کو عرصہ 2 سال سے گلے میں ٹانسلز کی تکلیف ہے۔ مورخہ 5 مئی 2016ء کو الائیڈ ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب کرام سے آپریشن کے کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور شفاء کاملہ و عاجلہ عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ بٹوہ

مکرم نصر الرحمٰن صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے ایک عزیز کا بٹوہ دارالعلوم سے دارالصدر جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا دیں یا اس نمبر پر اطلاع کر دیں:- 03339790287

قوموں کی اصلاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 3 مئی

طلوع فجر	3:51
طلوع آفتاب	5:19
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:52
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	37 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	24 سنٹی گریڈ

موسم جزوی طور پر ابر آلود رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

3 مئی 2016ء

6:30 am	حضور انور کے اعزاز میں کینیڈا میں استقبالیہ 16 جولائی 2012ء
7:30 am	خطبہ جمعہ 11 جون 2010ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:15 pm	گلشن وقف نو
2:15 pm	سوال و جواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ 29 اپریل 2016ء (سندھی ترجمہ)

ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے
لائل پور فیصل آباد کا پرانا نام ہے
لائل پور ہوزری سٹور
کارز جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی 0412619421

Deals in HRC,CRC,EG,P&O, Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372
دکان: 047:6214437
لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار: روزانہ صبح 10 تا 1:30 بجے تک، شام 5:30 تا 7:30 بجے تک
چھٹی بروز جمعۃ المبارک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

ثروت ہوزری سٹور
لوکل و امپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، انڈر ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489,03007988298

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیو پیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35717124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

ٹاپ برانڈز / ڈیزائنرز ورائٹی دستیاب ہے
ضرورت سیلز مین
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
047-6213961
ریلوے روڈ ربوہ

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters
Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
• Intermediate with above 60%
• A-Level Students
• Bachelor Students with min 70%
• Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com